منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا تو ریہ انجیل متجبل
گویان صفت و سیرت مبر و محمدؐ

نمبر ۸ | مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار رہیہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے۔

انجمن اشاعت الاسلام

بمبئی مین ایک انجمن بسرپرستی عالی جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب سابق کامنسل جنرل دولت علیہ عثمانیہ و بسعی جناب منشی شیخ ریاض الدین احمد صاحب و سید حسین صاحب قرار پائی ہے اس کے ہر ایک رکن کے لئے ۴ روپیہ ماہوار دینا ہوگا اور اس کے مقاصد یہ ہین۔

۱۔ غیر قومون کے اعتراضات بیجا کے تحریری تقریری جوابات دینا اور لایق واعظون کو انجمن کے طرف سے اشاعت دین اسلام کے واسطے مقرر کرنا۔

۲۔ علوم کی ترقی مین کوشش کرنا اور مدارس دینی مین حسب گنجایش سرمایہ غریب طلبہ کو کتب سے مدد کرنا۔

۳۔ انجمن کے سرمایہ سے جب موقع ہو یتیم خانہ مقامیہ کرکے لاوارث مسلمانون کے بچون کی تعلیم و تربیت اور پرورش مین کوشش کرنا۔

بے شک انجمنون کا تقرر ہمارے ملک مین ایک نہایت عمدہ اور مستحسن کام ہے اور خاصکر بمبئی جیسے شہر مین ایسے انجمن کی سخت ضرورت تہی جسکو اس انجمن نے پورا کیا ہم اس امر کو دیکھکے بہت خوش ہوے کہ اس کے اغراض و مقاصد بہی انجمن حمایت اسلام لاہور سے ملتے جلتے ہین اور اس امر کے دیکھنے کے منتظر ہین کہ خدا کرے یہ انجمن بہی مثل انجمن حمایت اسلام کے مستعدی اور استقلالی سے مقاصد کو پورا کرے۔

اب یہ کام اہل اسلام کا ہے کہ اوس کی شمولی سے اسکی مدد کرین اور اوسکو حسب طاقت ترقی دین

عیسائیون کے کتابین اور رسالے اسلام کے رد مین

(بقیہ)

ضیاء النورین

یعنے جواب رسالہ پادری تھاکرداس

پادری تھاکرداس صاحب لکھتے ہین قولہ جب عیسیٰ نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تو اونہون نے (یعنے یہودیون نے) اوس سے ایک ایسا سوال کیا جس سے وہ اسکے بادشاہی منصب کو جانچین اور سوال یہ تہا کہ آیا قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا ناروا یہ بات خداوند عیسیٰ کو یہود کی پست حالت پر غیرت دلانے کی غرض سے پیش کی گئی مگر مسیح نے ان سے صاف کہا کہ قیصر کا حق قیصر کو دو اور خدا کا حق خدا کو دو الخ اسکا جواب ضیاء النورین مین یہ دیا گیا ہے۔

جواب یہودیون نے یہ سوال غیرت دلانے کے واسطے نہین کیا بلکہ حضرت عیسیٰ کو ملازمان قیصر کے ہاتھہ مین پھنسانے کے واسطے کیا تہا آپنے انجیل ہی تو اچہی طرح نہین پڑہی اور نہ اوس کی کوئی تفسیر دیکہی ہے انجیل مین اس سوال سے پیشتر یہ آیت بہی تو دیکہہ لی ہوتی کہ فریسیون نے جاکر صلاح کی کہ اُسے کیونکر اوس کی باتون مین پھنسا دین سو اونہون نے اپنے شاگردون کو ہیرودیون کے ساتہہ اس پاس بہیجا کہ اوس سے کہین اے استاد ہم جانتے ہین کہ تو سچا ہے اور سچائی سے خدا کی راہ بتاتا ہے کسیکی کچہ پرواہ نہین رکہتا کیونکہ تو آدمیون کے ظاہر حال پر نظر نہین کرتا ہے پس ہم سے کہہ تو کیا خیال کرتا ہے کہ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہین پر یسوع نے ان کی شرارت

سمجہ کر کہا ای ریاکارو مجہے کیون آزماتے ہو (متی ۲۲ باب ۱۵-۱۸)

پادری تھاکرداس صاحب لکھتے ہین قولہ پھر ہیرودہ سے بادشاہون کا ایک کام یہ تہا کہ قاضیون کا کام کرتے اور فتوی دیتے سو لوگون نے اس خیال سے کہ اگر یہ مسیح بادشاہ ہے تو مثل ان بادشاہون کے ان کے ملکی اور قومی جہگڑے فیصل کریگا اس غرض سے انہون نے چند ایک مرتبہ ایسے جہگڑے پیش کئے جیسے زانیہ عورت کا عین فعل کے وقت پکڑا جانا مگر مسیح نے اسپر فتوی نہ دیا اور یون بادشاہون سے اس منصبی کام سے بہی انکار کیا الخ۔

اسکا جواب ضیاء النورین مین یون دیا گیا ہے۔

جواب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ بہی لکہا ہے کہ جو کوئی اپنی جورو کو چہوڑ دے اوسے طلاقنامہ لکہدے پر مین تمھین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب سے چہوڑ دے اس سے زنا کرواتا ہے (متی ۵ باب ۳۱ و ۳۲) یہ فتوی نہین تو اور کیا ہے اور اسی طرح بارہا حضرت عیسیٰ نے فتوی دیا تہا انجیل مین دیکہہ لو مگر اونہون نے زانیہ عورت کے باب مین فتوی نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہودیون نے حضرت عیسیٰ کے پہنسانے کے واسطے وہ تدبیر کی تہی کیونکہ عملداری قیصر کی تہی پس حضرت عیسیٰ نے ان کی شرارت سے واقف ہوکر سکوت فرمایا تہا لیکن یہان بہی پادری صاحب انجیل سے بے خبر نکلے کیونکہ اس مین صاف لکہا ہی

کہ اس زانیہ عورت کی بابت فقیہ اور فریسیون نے مسیح کی آزمایش کے لئے کہا تہا کہ اسپر نالش کی وجہ پاوین (یوحنا ۸ باب ۳ - ۶) تعجب کہ جو شخص پادری کہلاکر انجیل تک نجانتا ہو وہ قرآن کے فہم ومطالب کا دعوی کرے یہ اس زمانہ کی تاثیر کی خوبی ہے۔ پادری تہاکرداس لکہتے ہین قولہ پھر یہوداہ کے بادشاہون کا ایک کام یہ بہی تہا کہ لشکر کشی کرتے اور دشمنون کے ساتہ خونی مقابلہ کرتے تہے مگر مسیح نے اسبات کے برخلاف سکہلایا اور کیا الخ۔ اسکا جواب ضیاء النورین مین یہ دیا گیا ہے۔

جواب حضرت عیسی کی لشکر کشی نہ کرنے کا سبب دن کے رفیقون کی قلت تہی کیا ایکسو بیس انفار سے جن مین مرد اور عورت اور بچے سب شامل تہے (اعمال ۱ باب ۱۵) قیصر کے لشکر عظیم سے مقابلہ ہوسکتا تہا پس حضرت عیسی کے لشکر کشی نہ کرنے کا یہ سبب نہا نہ کہ وہ سب جو پادری صاحب نے اپنی ناواقفی سے لکہا ہے۔ باقی آیندہ

مسیح نبی پر ایمان سے نجات کی کیفیت

خاکسار نے ۲ اگست ۱۸۸۴ء کے پرچہ نورافشان مین پادری عماد الدین صاحب امرتسری کیطرف سے ایک مضمون بعنوان جواب دیکہا جس کے دیکہنے سے نہ سوال معلوم ہوتا ہے نہ جواب۔ معلوم نہین یہ کیسا مضمون تہا واقعی کیسا جواب تہا یا صرف مشق کی کارگذاری تہی۔ کاش کہ پادری صاحب ایسی باتون سے اعراض کرکے اس عاجز کے سوال مندرجہ ریاض ہند امرتسر ۱۵ مئی ۱۸۸۴ء (جسکا عنوان "انا جیل موجودہ کلام الہی نہین" تہا) یا جناب ماہر مناظرہ اہل کتاب مولینا ابو دین صاحب جلد ساز لودیانہ کے سوالات مندرجہ ریاض ہند کی طرف (جو نہایت مدلل اور معقول تہے) توجہ مبذول کرکے جواب سے مشرف فرماتے تاکہ مشن مین سرفراز اور خدا کی حضور مین (بزعم خود) صاحب اعزاز ہوتے۔

ماحسن الدین والدنیا اذا اجتمعا لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین۔ اب مین بخوف طوالت اس تمہید کو ختم کرکے اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہون پادری صاحب امرتسری کے مضمون کا خلاصہ یہ تہا کہ جو لوگ نجات پاتے ہین وہ مسیح علیہ السلام سے پاتے ہین مین بہی اسپر بزور سے صاد کرتا ہون لیکن اس کیفیت سے جو مسیح نبی علیہ السلام نے خود الہام سے فرمائی ہے دیکہو یوحنا ہمیشہ کی زندگی کا ذکر کرکے فرماتے ہین کہ ہمیشہ کی زندگی (نجات ابدی) یہ ہے (یہ سبب اسکے ہے) کہ وے تجہ کو اکیلا (نہ تین) سچا خدا اور یسوع مسیح علیہ السلام کو جسے تو نے بہیجا ہے (رسول کرکے بہیجا ہے) جانین (یوحنا ۱۷ باب ۳ آیت) تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مسیح علیہ السلام پر نجات منحصر نہین بلکہ اس کے لئے ایک جزو اعظم اور بہی ہے جیسا کہ کتاب اعمال کے (یہ عیسائیون کی الہامی کتاب ہے اس کے مصنف کو رسول جانتے ہین)

۴ باب ۱۹ آیت سے اخیر باب تک ظاہر ہے جس کا
خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ اس نبی پر جو مسیح کے بعد آنے
والا ہے ایمان نہ لاوین گے وے قوم سے نیست
کئے جاوین گے (یعنے جہنم مین ڈالے جاوین گے) ایسا
ہی آیات قرآنی تو بے شمار اس مضمون کے ہین
ایک حدیث نبوی مین بھی خاصکر یہی مضمون پایا جاتا
ہے جو مشکوٰۃ کے کتاب الایمان اول فصل مین
مرقوم ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کہین اللہ
کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اس کے رسول ہین اور عیسیٰ علیہ السلام
بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے بیشک وے نجات
پاوین گے اب ہر ایک طالب نجات خصوصاً عیسائیون
کو لازم ہے کہ اگر اپنی نجات عذاب الٰہی سے (جو
سرکشون کے لئے تیار کیا گیا ہے) اور سزا کے
فتوی سے چاہتے ہین اور رحمت الٰہی سے بہرہ یاب
ہونے کی خواہش رکھتے ہین تو سب اجزاء نجات
کو جیسا کہ مضمون بالا سے ظاہر ہے یکجا جمع کر کے
مغفرت الٰہی کے مستحق بنجاوین کیونکہ انتفاء اجزا
انتفاء کل کو مستلزم ہے۔

دیکھئے اب ہر منصف مزاج خصوصاً عیسائی دیسی
دیہ رو پین بہائی ایسے کھلے کھلے بیان سے بھی
اغماض کر جاوین گے یا کہ نجاشی بادشاہ حبشہ کی
طرح کسی قدر اثر پذیر ہی ہون گے پادری
صاحبان خصوصاً پادری علاء الدین صاحب امرتسری
پر لازم ہے کہ اس کے جواب لکھنے مین خامہ فرسائی

۳ باب ۱۹ آیت سے اخیر باب تک ظاہر ہے جس کا
خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ اس نبی پر جو مسیح کے بعد آنے
والا ہے ایمان نہ لاوین گے وے قوم سے نیست
کئے جاوین گے (یعنے جہنم مین ڈالے جاوین گے) ایسا
ہی آیات قرآنی تو بے شمار اس مضمون کے ہین
ایک حدیث نبوی مین بھی خاصکر یہی مضمون پایا جاتا
ہے جو مشکوٰۃ کے کتاب الایمان اول فصل مین
مرقوم ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کہین اللہ
کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اس کے رسول ہین اور عیسیٰ علیہ السلام
بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے بیشک وے نجات
پاوین گے اب ہر ایک طالب نجات خصوصاً عیسائیون
کو لازم ہے کہ اگر اپنی نجات عذاب الٰہی سے (جو
سرکشون کے لئے تیار کیا گیا ہے) اور سزا کے
فتوی سے چاہتے ہین اور رحمت الٰہی سے بہرہ یاب
ہونے کی خواہش رکھتے ہین تو سب اجزاء نجات
کو جیسا کہ مضمون بالا سے ظاہر ہے یکجا جمع کر کے
مغفرت الٰہی کے مستحق بنجاوین کیونکہ انتفاء اجزا
انتفاء کل کو مستلزم ہے۔

دیکھئے اب ہر منصف مزاج خصوصاً عیسائی دیسی
دیہ رو پین بہائی ایسے کھلے کھلے بیان سے بھی
اغماض کر جاوین گے یا کہ نجاشی بادشاہ حبشہ کی
طرح کسی قدر اثر پذیر ہی ہون گے پادری
صاحبان خصوصاً پادری علاء الدین صاحب امرتسری
پر لازم ہے کہ اس کے جواب لکھنے مین خامہ فرسائی

گرین لیکن یاد رہے کہ قاعدہ مناظرہ کا (بشرطیکہ
دیانت داری سے ہو) اسی کا مقتضی ہے کہ سوال
اول کا اول جواب ہو دوم کا دوم اگر یہ منظور
ہے تو پہلے میرے سوال مندرجہ ریاض ہند امرتسر
کی شمارہ ۴ کا جواب تحریر فرماوین بعد مین جسکا
جی چاہے لکھین اگر موافق اور صحیح پاوین تو
براہ مہربانی اپنی توافق رائے سے بھی اطلاع بخشین
لیکن ہر دو صورتون مین تعمیل ضروری ہے ایسا
نہو کہ تیغ ہندی و خنجر رومی۔ نکند آنچہ انتظار کند
والسلام۔ راقم ثناء اللہ عافاہ اللہ طالب العلم امرتسر

نور افشان کے معاون کا دھوکھا

جناب ڈیئر صاحب اخبار منشور محمدی سلامت۔
بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ مضمون ہذا بخدمت
اقدس ارسال کرتا ہون براہ مہربانی اپنے اخبار
گوہر بار مین درج فرمائین۔ وھو ہذا

کسی عیسائی نے کمپ فتح گڈھ سے ایک مضمون بیان
صلح حدیبیہ اخبار نور افشان نمبر ۱۴ جلد ۱۶ مین
بہ ہیئت دھوکھا دہی شایع کیا ہے اور یہ جھوٹھ
اور یہ بہتان اوس مین بولا ہے کہ آنحضرت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ مین
اپنی رسالت سے انکار کیا ہے۔ اس لئے اول
ہم صلح حدیبیہ کی اصل حقیقت ہدیۂ ناظرین کرتے
ہین پھر اس عیسائی خدا فراموش کے بیہودہ

اعتراضون کا جواب دیا جاویگا - اصل حقیقت صلح حدیبیہ کی
یہ ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو بطور سفارت کفار مکہ کے پاس بھیجا اور
فرمایا کہ ہم چاہتے ہین خانہ کعبہ مین عبادت الٰہی ادا کرین
اور کفار مکہ اس امر سے مانع ہوے آخر الامر چند شرایط
پر صلح قرار پائی اور کفار مکہ کے جانب سے سہیل نامی
ایک شخص بات چیت پر مقرر ہوا اور حدیبیہ نامی ایک
چاہ پر صلح نامہ تحریر ہوا حال اس صلح نامہ کا یہ ہے کہ
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
سہیل نے باصرار کہا کہ ہم رحمان کو نہین جانتے باسمک
اللہم لکھو مسلمانون نے کہا کہ ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھینگے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ باسمک اللہم ہی لکھدو اور فرمایا کہ لکھو ہذا
قاضی علیہ محمد الرسول اللہ والقریش یہ صلحنامہ فیما بین
محمد الرسول اللہ اور قریش کے سہیل نے جو بانی صلح
تھا کہا کہ ہم محمدؐ کو اگر رسول اللہ جانتے تو ان کو خانہ
کعبہ سے نہ روکتے رسول اللہ مت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ
لکھو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ مین رسول اللہ ہی اور بن عبد اللہ ہی ہون
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لفظ رسول اللہ
محو کرکے بن عبد اللہ لکھدو حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ مین لفظ رسول اللہ کا محو نہین کرون گا
پھر آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست
مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبد اللہ

لکھدیا آپ محض امی تھے یہ لکھنا آپ کا صرف بطور معجزہ
کے تھا پھر صلحنامہ مرتب ہوا اور اس پر طرفین کی
شہادتین کرائی گئین انتہی - اے ناظرین اس صحابہ
مین آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ
انکار رسالت کیا ہے اور کہان فرمایا کہ مین رسول
اللہ نہین ہون بلکہ صاف صاف صلح ہوتے وقت
آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ مین رسول اللہ بھی ہون اور ابن عبد اللہ بھی ہون
اگر کفار مکہ نے آنحضرت کی رسالت سے انکار کیا تو
کیا حرج ہے اور پیغمبرون کی رسالت کو کب کفار
نے تسلیم کیا ہے اور آنحضرت کا لفظ رسول اللہ کو محو
کرکے لکھنا مصلحت وقت تھا مصلحت وقت سے کچھ
انکار رسالت بھی لازم نہین آتا ہان بموجب اناجیل
کے حضرت مسیح علیہ السلام نے اس قسم کی کارروائی
ضرور کی ہے دیکھو انجیل متی باب ۱۶ آیت ۱۳ سے
۲۰ تک اور یسوع نے قیصریہ فلپی کی سرحد مین اکر
اپنی شاگردون سے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہ مین
جو ابن آدم ہون کون ہون اونہون نے کہا کہ
بعضے کہتے ہین کہ تو یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے بعض
الیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیون مین سے کوئی
اس نے یعنے حضرت مسیح نے انہین کہا پر تم کیا کہتے ہو
کہ مین کون ہون شمعون پطرس نے جواب مین کہا
تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے آیت ۲۰ تب اوس نے
یعنے حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردون کو
حکم کیا کہ کسی سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون دیکھیے

حضرت مسیح علیہ السلام اپنی مسیحیت چھپاتے ہین اور
اپنے شاگردون کو بھی ارشاد فرماتے ہین کہ کسو سے
میرے مسیح ہونے کا ذکر نہ کرو اب بموجب قول اس
عیسائی کے حضرت مسیح علیہ السلام کی مسیحیت سے کیا
فائدہ باقی جو کچھ زبان درازیان یہہ بے ادب عیسائی
کرتا ہے ہم اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان
والا مین نہین کرتے ناظرین ہمارے جواب کو پڑھ
نور افشان نمبر ۴۱ جلد ۱۶ کو پاس رکھہ کر غور فرماوین
کہ اصل اعتراض کا جواب کس خوبی سے ہم نے دیا
ہے کہ انجیل ہی سے وقت ضرورت پر حضرت مسیح کا
مسیحیت سے انکار کرنا اور اپنی شاگردون کو تاکید فرمانا
کہ میرا مسیح ہونا ظاہر مت کرو ثابت کر دیا ہے اور
میان پولوس نے تو صاف اپنی رسالت سے انکار
کیا ہے دیکھو خط اول قرنتیون باب ۱۵ آیت ۸
اور سب کے پیچھے مجھہ کو جو اوہورے دنون کا پیدا ہون
دکھلای دیا کہ مین رسولون مین سب سے چھوٹا ہون
اور اس لایق نہین کہ رسول کہلاؤن دیکھئے پولوس
خود اپنی زبان سے اقرار کرتے ہین کہ مین رسالت
کے لایق نہین ہون اب عیسائی کس مونہ سے پولوس
کو رسول اللہ کہتے ہین یہ تو وہی مثل ہوی کہ گواہ
چست اور مدعی سست پادری صاحب اپنی اس
عبارت کی طرف توجہ فرماوین کہ خدا کے رسول کا
کام یہ ہے کہ دین حق کا اعلان اور مذہب باطل
کا بطلان اور اپنی رسالت کا اثبات اور منکرین کا
اسکات بروم پیش ہنا و خاطر رکھا کرے اور منکرین
کی اسکات کی جگہ پولوس صاحب خود اوہنین مین
ہو جایا کرتے ہے دیکھو خط اول قرنتیون باب ۹
آیت ۲۰ مین صاف لکھا ہے کہ مین یہودیون مین
یہودی سا ہتا تا کہ مین یہودیون کو نفع مین پاؤن
شریعت والون مین شریعت والا بنا تا کہ شریعت
والون کو نفع مین پاؤن اور بے شریعت لوگون
مین بے شریعت سا انتہیٰ - پارسن صاحب مفسر اپنی
تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین لکھتے ہین
کہ پولوس صاحب یہودیون مین یہودی مذہب اختیار
کر لیتے تھے اور غیر قومون مین غیر قومون کا مذہب
اختیار کر لیتے تھے انتہیٰ - کیا دین حق کا اعلان اور
مذہب باطل کا بطلان اسی بات کا نام ہے کہ جسطرح
پولوس ہر دمغی جیسے بنے پھرتے تھے علاوہ ازین پولوس
نے اپنی الہامی ہونے کا بھی انکار کیا ہے دیکھو خط
دوم قرنتیون باب ۱۱ - آیت ۱۶ پھر مین کہتا ہون
کہ کوی مجھے بیوقوف نہ سمجھے اور نہین تو بیوقوف
ہی سمجھ کے قبول کرے کہ مین بھی تھوڑا فخر کرون بلکہ
جو کچھ مین کہتا ہون سو خدا کی راہ سے نہین (یعنے
الہام سے نہین) بلکہ بیوقوفی کی راہ سے اور استقلال
سے جو فخر کے ساتھ ہوتا ہے کہتا ہون انتہیٰ - دیکھئے
پولوس کا یہ کہنا کہ مین خداوند کی راہ یعنے خداوند
کی طرف سے نہین کہتا بلکہ بیوقوفی سے کہتا ہون
صاف الہام کا انکار پایا جاتا ہے کیا اب بھی پولوس
کو عیسائی الہامی اور خدا کا رسول کہہ سکتے ہین
پادری صاحب کا یہ کہنا وہ تو کل انبیاء تھے ہم جواب تک

73

حکم ہوا ہین ایسے ہین کہ جان پر کھیل جائین مگر ایمان نا تہ
سے نہ دین گے بل بے عیسائی تیرا دعوی مگر یہ دعوی
صرف زبانی مہم خرچ ہے مین کہتا ہون کہ اگر آپکی
تنخواہ صرف چھہ ماہ تک بند کیجاے پھر دیکہین آپکا
ایمان اور دعوی کیا رنگ دکہلاتا ہے اور زہم لوقا ۱۶
کہتے ہین کہ آدمی روتی کے ٹکرے کے گناہ کرتا ہی
امثال ۲۸ - ۲۱ اور یہ بہی کہتے ہین کہ خبردار رہو اور
لالچ سے گناہ کرو کیونکہ کسو کی زندگی اس کے مال
کی زیادتی سے نہین لوقا ۱۲ - ۱۵ پھر پادری صاحب
کا یہ ارشاد فرمانا کہ پھر خداوند کے شاگردون کو
دیکہو کہ زندہ آگ مین جلائے گئے شکاری جانورون
سے توڑوائے گئے لیکن کبہی کلمۃ الحق سے باز نہ آئے
جواب معلوم ہوتا ہے کہ اس بھولے بھالے عیسائی
نے انجیل کا مطالعہ اچہی طرح سے نہین کیا جو ایسا جھوٹا
دعوی زبان سے کیا کہ خداوند کے شاگردون نے
کلمۃ الحق سے روگردانی نہین کی ای حضرت شاگردون
مین اول نمبر میان پطرس صاحب نے تین مرتبہ متواتر
حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت سے انکار کیا ہی اور
حضرت مسیح علیہ السلام کی سخت بے ادبی کی دیکہو
انجیل متی باب ۲۶ - آیت ۷۲ و ۷۴ اور تمام شاگرد
حضرت مسیح علیہ السلام کو تنہا چھوڑ کر رفوچکر ہوے
دیکہو انجیل لوقا باب ۲۲ آیت ۵۰ بلکہ ایک شاگرد کی
چادر یہودی سپاہی نے پکڑی وہ بہادر اپنی چادر
ہی چہوڑ کر بہاگ گیا اب کلمۃ الحق سے باز آنا تو ایک
طرف وہ تو طالب کلمۃ الحق سے ہی روگردان ہو گئے

اور آپ کے پیش امام پادری عبداللہ نات وی ہی
رسالہ مسیح کا جی اوتھنا مطبوعہ مشن لودہیانہ ۱۸۷۶ء
کے صفحہ ۵ مین فرماتے ہین کہ خداوند کے شاگردون
کو ایمان اور ثابت قدمی رکہنا چاہیے دلیرانہ چاہیے
کہ وہ بہاگ گئے اور تاریکی مین چھپے پطرس ہی اگرچہ
پہلے بڑی بہادری ظاہر کرتا تہا تاہم گرفتاری کے
خوف سے سچا جواب دینے سے ڈرتا تہا اور قسم کہا کر
مسیح کی شاگردی سے منکر ہوا حقیقت تو یون ہے کہ ان
تین برسون مین مسیح کے ساتہ رہتے تہے شاگردون
نے اکثر بیوقوفی اور اندہاپن اور غلطی اور بے ایمانی
ظاہر کی ان مین کوئی خاص ولایق صفت دکہلائی
نہ دی اور نہ ان کی کچہ روش تہی جس سے یہ ظاہر ہو
کہ وہ دینداردن مین اول اور دنیا کی ہدایت
کرنیوالے ہون گے الخ - باقی رہا آپکا یہ کہنا کہ حضرت
مسیح علیہ السلام واپسی دم تک اپنی الوہیت پر قایم
رہے اے حضرت یہ فرمانا آپکا صرف انجیل کی نادانی
ہے دیکہئے بروقت صلیب حضرت مسیح علیہ السلام نے
بڑے زور و شور سے اپنا الوہیت سے علحدہ ہونا فرمایا
ہے چنانچہ انجیل متی باب ۲۷ آیت ۴۶ مین صاف لکہا
ہے کہ یسوع نے بڑے آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی
یعنے ای میرے خدا ای میرے خدا تو نے کیون مجہے چہوڑ دیا
دیکہئے جب حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی خدا کا چہوڑنا
ثابت ہو گیا اور خدا علحدہ اور حضرت مسیح علیہ السلام
علحدہ ثبوت ہوے پھر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا
جاننے والا سوائے عقل کے اندہے کے اور کون ہو سکتا

ہے اب کہان گیا حضرت مسیح علیہ السلام کا دعوی خدائی
نعوذ باللہ اسلئے حضرت مسیح علیہ السلام بروز قیامت
صاف فرمادین گے اوسدن بہتیرے مجھے کہین گے
ای خداوندای خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت
نہین کی اور تیرے نام سے دیوٗن کو نہین نکالا اور تیرے
نام بہت سے کرامتین ظاہر نہین کین اوسوقت مین
ان سے صاف کہونگا کہ مین کبہی تم سے واقف نہتا
ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو دیکھو انجیل
متی باب آیت ۲۲ اے عیسائی بہائیو خدا تمہین
توفیق دے حضرت مسیح علیہ السلام پر جہوتی الوہیت
جمانے سے باز آؤ عدالت کا دن سر پر آگیا یقینا حضرت
مسیح علیہ السلام خداوند تعالی کے روبرو صاف
کہدین گے کہ مین نے اپنی الوہیت سے جو لوگ نادانی
سے میرے ذمہ لگاتے تہے صلیب پر ایلی ایلی لما
سبقتانی باآواز بلند پکار کر انکار کر دیا تہا کہ مین
خدا نہین مگر ان نادان مقلدین عیسائیون نے
پھر بہی مجھے خدا مانا اور مین قیامت مین کہونگا
ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ فقط۔

راقم الدین جلد ساز از لودہیانہ۔

اکسیر اعظم

اردو کام فہم عبارت مین قرآن کی تفسیر
فقیر نے یہ تفسیر اردو مین لکہنا شروع کی ہے کوئی
بے اصل مضمون اس مین درج نہین ہوتا حدیثون
کے اکثر کتب حدیث سے درکنار کیا جاتا ہے تفسیر
مطابق حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین سے لکہی جاتی
ہے جسکا نام مذکور ہوتا ہے اوس کا مختصر دلچسپ
تذکرہ حاشیہ پر لکہدیا جاتا ہے سید احمد خان
کی تفسیر کا جواب اوس مین دیا گیا ہے رمضان
سنہ ۱۳۰۳ سے اوس کی اشاعت شروع ہے ایک جزو
ماہوار شایع ہوتا ہے دیڑہ روپیہ سالانہ معہ محصول
قیمت ہے جو پیشگی لیجاتی ہے شعبان سنہ ۱۳۰۵ ہجری
مین اوس کی دو جلدین تمام ہو چکی ہین جو مطبع مین
تیار موجود ہین پس جو صاحب آیندہ اوس کے
خریدار رہون وہ سال ہا گذشتہ اور سال آیندہ
چہون سال کی قیمت **۴** (چہار روپیہ) بہیجین
دو سال گذشتہ کی جلدین فوراً بہیجی جاوینگی اور آیندہ
ایک جزو ماہوار پہونچیگا۔

المشتہر

محمد احتشام الدین - مراد آباد - محلہ قاضی ٹولہ
مطبع احتشامیہ

التماس

باوجود التماس مکرر سہ کرر سے ابتک اکثر اصحاب
نے ترسیل زر بقایا اور پیشگی پر توجہ نہین کی ہے امید
ہے کہ بہت جلد وہ اصحاب جن کے ذمہ قیمت سالہائے
گذشتہ کی باقی ہے اور جنہون نے پرچہ پہونچتے
کے ساتہ قیمت بہیجنے کے وعدے سے اخبار جاری
کروایا ہے اپنے اپنے حق واجب الادا کو ادا
کرکے ممنون کرین گے اور باقی اصحاب پیشگی سال
حال سے مشکور فرماوین گے۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چہپا۔